



سوال

(585) غصہ پینے کی فضیلت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اس شخص کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں جو غصہ آنے کے بعد معاف کر دے جبکہ وہ اسے نافذ کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہو۔“ کیا یہ حدیث کے الفاظ ہیں، اگر ہیں تو حدیث کی کس کتاب میں ہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ الفاظ کے ساتھ کوئی حدیث میرے علم میں نہیں ہے البتہ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث کے الفاظ درج ذیل ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو شخص غصہ پی جائے جبکہ وہ اس پر عمل درآمد کی قدرت رکھتا ہو تو اللہ اسے قیامت کے دن برسرِ مخلوق بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ جنت کی حورین میں سے جسے چاہے منتخب کر لے۔“ [1]

واقعی اپنے سے کمزور پر غصہ آنے تو اسے قابو کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ لیکن اصل بہادری یہی ہے کہ ایسے موقع پر غصہ نکلنے کی بجائے معاف کر دیا جائے، اللہ کے ہاں اس کی جزا ہے کہ حوریں تو ہر جنتی کو ملیں گی لیکن غصہ پر قابو پا کر ظلم سے اجتناب کرنے والے کو اپنی پسند کی حوریں منتخب کرنے کا حق دیا جائے گا، قرآن کریم میں اہل ایمان کی اہم صفت یہ بیان کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالْكَافِرِينَ الْغَائِقِينَ وَالْفَافِقِينَ عَنِ النَّاسِ ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْفَاسِقِينَ [2]

”اور غصہ کو پی جانے والے نیز لوگوں سے درگزر کرنے والے، اللہ تعالیٰ ایسے نیچو کار لوگوں سے محبت کرتے ہیں۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کے متعلق ان کی حسنِ صفات کی وجہ سے جنت کی ضمانت دی ہے جیسا کہ آپ کا ارشاد گرامی ہے: ”میں اس شخص کے لیے جنت کی ایک جانب خوبصورت محل کی ضمانت دیتا ہوں جو جھگڑا جھوڑ دے اگرچہ حق پر ہو۔ اور جنت کے درمیان ایک محل کی، اس شخص کے لیے جو جھوٹ جھوڑ دے اگرچہ مزاح کے طور پر ہو نیز جنت کی اعلیٰ منازل میں ایک محل اس شخص کے لیے ہے جو اپنے اخلاق کو عمدہ بنا لے۔“ [3]

معلوم ہوتا ہے کہ سائل کے لیے دونوں احادیث کے الفاظ خط ملط ہو گئے ہیں، بہر حال ہمیں چاہیے کہ مذکورہ اچھی صفات کو اپنے اندر پیدا کریں تاکہ اللہ کے ہاں جنت کی نعمتوں کے حقدار

ہوں۔ (واللہ اعلم)

[1] جامع ترمذی، البر والصلة : ۲۰۲۱؛ الوداود، الادب : ۴۶۶۶؛ ابن ماجہ، الزہد : ۳۱۸۶۔

[2] ۳/آل عمران : ۱۳۳۔

[3] الوداود، الادب : ۳۸۰۰۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد : 3، صفحہ نمبر : 484

محدث فتویٰ